Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
قائمقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر
ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | بدھ ۷، صفر ۱۴۱۱ ھ ۲۹، ظہور ۱۳۶۹ ہش ۲۹، اگست ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۴۷

رُوس کی قسمت

"رُوسی قوم سلامت رہے گی اور اسے یہ توفیق ملے گی کہ وہ احمدیت کے نوُر سے منوّر ہو اور نئی زندگی حاصل کرے۔ پس رُوس کو نئی زندگی دینے والے ہم ہی ہونگے۔ اسلئے دعائیں بھی کریں، زبانیں بھی سیکھیں اور اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش بھی کریں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
خطاب بر موقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۹ اگست ۱۹۹۰ء)

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"معرفت صرف قول سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ بڑے بڑے حکیموں نے خدا کو اس لئے چھوڑ دیا کہ ان کی نظر مصنوعات پر رہی اور دعا کی طرف توجہ نہ کی جیسا کہ ہم نے براہین میں ذکر کیا ہے۔ مصنوعات سے تو انسان کو ایک صانع کے وجود کی ضرورت ثابت ہوتی ہے کہ ایک فاعل ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ نہیں ثابت ہوتا کہ وہ ہے بھی۔ ہونا چاہیئے اور شئے ہے اور ہے اور شئے ہے۔ اس ہے کا علم سوائے دعا کے نہیں حاصل ہوتا۔ عقل سے کام لینے والے ہے کے علم کو نہیں پا سکتے۔ اسی لئے ہے کہ خدا را بخدا تواں شناخت۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۳۶۸)

"صلاح تقویٰ۔ نیک بختی اور اخلاقی حالت کو درست کرنا چاہیئے۔ مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذرا سی بات سے چڑ جاتے ہیں۔ عام مجلس میں کسی کو احمق کہہ دینا بھی بڑی غلطی ہے۔ اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اسے بچالے۔ یہ نہیں کہ منادی کرو۔ جب کسی کا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سردست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے کہ یہ بُرا کام ہے اس سے باز آجا۔ پس جیسے رفق۔ حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس میں تکبّر کی ایک جڑ ہے۔ اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا۔ پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۳۶۸-۳۶۹)

○ مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ابن مکرم مولوی محمد شریف صاحب کا چھوٹا واقفِ نو بیٹا شمیم احمد ظفر مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۹۰ء کو مختصر علالت کے بعد ۹ ماہ کی عمر میں فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گیا۔ ۱۶ اگست ۱۹۹۰ء کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی جبکہ تدفین کے بعد مکرم مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رفیق وکیل التصنیف نے دعا کروائی۔

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کو یہ صدمہ صبرِ جمیل کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔

روحانی خزائن کا مطالعہ

ہم میں سے ہر ناصر کو اپنے علم و فضل میں اضافہ کرتے رہنا چاہیئے۔ ایک ایمان والے کی شان یہ ہے کہ اس کے دو دن ایک جیسے نہیں ہوتے۔ اس کا ہر نیا دن گزرے ہوئے دن کی نسبت زیادہ بہتر اور زیادہ بلند شان کا حامل ہونا چاہیئے۔ اس کے لئے مطالعہ قرآنِ کریم و احادیثِ مبارکہ لازمی ہے اور روحانی خزائن کی مقررہ کتب کا باقاعدگی سے مطالعہ ناگزیر ہے۔ ہر ناصر کے سرہانے کے پاس مقررہ کتاب روزانہ مطالعہ کے لئے موجود رہنی چاہیئے۔

ہر ناصر کی صبح کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم اور اس کے ترجمہ اور تفسیر کے مطالعہ سے ہونا چاہیئے۔ اور دن بھر کی بھاگ دوڑ کے بعد رات کو سونے سے قبل آدھ پون گھنٹہ روحانی خزائن کی مقررکردہ کتاب کا مطالعہ ہر ناصر کی روزانہ زندگی کا معمول ہونا چاہیئے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ)

جانوروں پر رحمت اور شفقت بھی دین کا حصہ ہے۔

"ہمارا مرنا اور جینا اللہ کیلئے ہو"

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالےٰ آپ سے راضی ہو)

"ایک صحابی تھا وہ لڑائی میں بڑے زور سے جنگ کر رہا تھا اور دشمن کا بڑی دلیری سے مقابلہ کر رہا تھا۔ اس کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جہنمی ہے تو بعض صحابہ کو یہ بہت بُرا معلوم ہوا کہ ایک بیچارہ اتنی سختی سے دشمن کا مقابلہ کر رہا ہے مگر آپ اسے جہنمی کہہ رہے ہیں۔ پھر بعض نے آپ کو عرض کیا تو آپ نے فرمایا۔ نہیں یہ ضرور جہنمی ہے تو اس خیال سے کہ کسی کے ایمان میں خلل نہ آجاوے ایک صحابی اس کے ساتھ لگ گیا اور جدھر وہ جاتا وہ بھی اس کے ساتھ ہی ہوتا۔ آخر کار اسے ایک زخم لگا جس کے درد کو وہ برداشت نہ کر سکا۔ تو اس نے تلوار کو زمین پر ٹیک کر اور اس کے اوپر اپنا پیٹ رکھ کر دبایا۔ اور خودکشی کر لی۔ تب وہ صحابی واپس آیا اور اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آکر عرض کیا اور بتلایا کہ اس نے اس طرح خودکشی کر لی ہے۔ ایسا ہی بعض لوگ بظاہر تو نیک معلوم ہوتے ہیں لیکن دراصل وہ

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۹ ظہور ۱۳۶۹ ہش ـــــ ۲۹ اگست ۱۹۹۰ء

موت آبھی گئی ہو تو ٹل جائیگی

دنیا بھر میں محبت اور تعلق کے اعتبار سے سب سے بڑا رشتہ ماں بچے کا سمجھا جاتا ہے۔ اور قربانی کی سب سے بڑی معراج ماں کی بچے کے لئے قربانی سمجھی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ لاچار محض ہوتا ہے۔ ماں اس کا دن رات اس طرح خیال رکھتی ہے کہ اگر ماں چند گھنٹے تک بچہ کا خیال نہ رکھے تو وہ اپنی زندگی جاری نہ رکھ سکے۔ اس محنت اور شفقت میں ماؤں کو کتنی تکلیف اٹھانا پڑتی ہے وہ دنیا بھر میں قربانی کی ایک مثال سمجھی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بھی یہ ہدایت فرمائی ہے کہ اگر دنیا میں نیکی کی کوئی اعلیٰ ترین مثال قائم کرنی ہے تو خدا کے بندوں سے اسی طرح محبت کرو جس طرح ماں اپنے بچے سے محبت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کی تربیت میں یہ بات راسخ کی گئی ہے کہ تمام بنی نوع انسان کی خدمت بغیر کسی امتیاز کے کی جائے۔ اس خدمت کا جو بھی ذریعہ میسر آئے اس میں کوئی کوتاہی نہ ہو۔ جہاں مالی ذریعہ موجود ہو وہاں مالی خدمت کی جائے۔ ارض افریقہ میں ہسپتالوں اور سکولوں کا قیام جماعت احمدیہ کی انہی خدمات کے ضمن میں آتا ہے۔

عالم اسلام جماعت احمدیہ کی محبت کا ہمیشہ مرکز رہا ہے۔ آجکل خلیج کے بحران کے نتیجہ میں عالم اسلام کو جو شدید خطرات لاحق ہو رہے ہیں یہ ہر اہل دل پر لرزہ طاری کر رہے ہیں۔ خلیج کے علاقے میں غیر ملکی فوجوں کا اتنا بڑا اجتماع دیکھ کر ہی ہیبت طاری ہوتی ہے۔ اس اجتماع کے چاروں طرف مسلم ممالک بکھرے پڑے ہیں۔ یہ توپیں اور یہ گولے اور یہ میزائیل ان سب کا رخ اسلامی ممالک کی طرف ہے۔ حالات ایک دردناک مستقبل کی خبر دے رہے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت احمدیہ کو بڑی دلسوزی سے عالم اسلام کیلئے دعا کی تحریک کی ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ ایک ماں کی سی بے قراری اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو محفوظ رکھے۔ خصوصاً عرب کی سرزمین کو خطرات سے بچائے تاکہ حرمین الشریفین کی عزت و حرمت پر کوئی حرف نہ آئے۔ یہ جگہ بدامنی اور خون خرابے سے محفوظ رہے۔

عصر بیمار کا ہے مرض لا دوا ، کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا

> تجلیوں کی اگر جستجو نہیں مجھکو
> ہر ایک چیز نظر آئے کیوں حسیں مجھکو
> جہاں کہیں بھی ملی روشنی کی کوئی کرن
> کشاں کشاں مرا دل لے گیا وہیں مجھ کو
>
> ـــــ ابو الاقبال

ہر اسجدہ ہو تو زمیں پر مگر آسماں میں نماز ہو

مرا جسم وقفِ نشیب ہو مری روح زیبِ فراز ہو
مرا سجدہ ہو تو زمیں پر مگر آسماں میں نماز ہو

مرا خاکیوں میں شمار ہو مرا قدسیوں میں گزار ہو
جو مرا غرورِ نیاز ہو مجھے عاجزی پہ جو ناز ہو

کوئی ایسا پاک ہو بوستاں نہ ہو جس میں غدغۂ خزاں
کہ ہر ایک برگِ گیاہ بھی مرے ہاتھ میں مرا ساز ہو

مرا ماہتاب چراغ ہو کہ تکلفوں سے فراغ ہو
کہیں شاخ رقص طراز ہو کہیں جو ترانہ نواز ہو

میں چمن میں مرغِ بہار ہوں میں قفس میں بلبلِ زار ہوں
مرا ساز روح نواز ہو مرا سوز زہرہ گداز ہو

وہ دے جام ساقیٔ مہرباں کہ ہو جس میں مستیٔ جاوداں
مجھے بیخودی وہ نصیب ہو کہ جو زندگی سے دراز ہو

روشن دین تنویر

وقفِ عارضی اصلاحِ نفس کا ذریعہ ہے

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:

"تحریک وقفِ عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقفِ عارضی پر جاتے ہیں اُن کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دُعاؤں کی طرف اُن کی توجہ مائل ہو جاتی ہے یعنی وقفِ عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی غفلتوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہیں اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں، اُن کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ وقفِ عارضی کے وفود نے دُعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

سینیٹر کرانسٹن اور مقبوضہ کشمیر

سینیٹر آرلین کرانسٹن نے امریکی سینیٹ کو بتایا کہ انہوں نے خود ایسے لوگوں سے ملاقات کر کے جنہوں نے مقبوضہ کشمیر چھوڑ کر دوسرے علاقوں میں پناہ حاصل کی ہے، سنا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں ہندوستانی فوج انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔ مسٹر کرانسٹن سینیٹ فارن ریلیشن کمیٹی کے ممبر ہیں اور انہوں نے ہندوستان اور پاکستان کا دورہ کر کے مقبوضہ کشمیر کے حالات معلوم کرنے کی کوشش کی ہے۔ پاکستان میں وہ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملے اور ہندوستان میں وزیر اعظم وی پی سنگھ سے بھی انہوں نے ملاقات کی۔ آزاد کشمیر میں تو وہ گئے لیکن مقبوضہ کشمیر کے شورش زدہ علاقوں میں انہیں جانے کا موقعہ نہیں ملا۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے مقبوضہ کشمیر سے دوسرے علاقوں میں گئے ہوئے لوگوں سے ملاقاتیں کیں اور انہیں بتایا گیا کہ بوڑھے آدمیوں کو معمولی عدالتی کارروائی کے بعد پھانسی دے دی جاتی ہے۔ اسی طرح عورتوں اور بچوں پر بھی مظالم کئے جاتے ہیں۔ ایسا بھی سننے میں آیا کہ بچوں کو اس بات پر مجبور کیا گیا کہ وہ دیکھیں کہ ان کے والدین پر کس طرح تشدد کیا جاتا ہے اور پھر بچوں پر بھی تشدد ہوتا انہیں دکھایا جاتا ہے۔ کرانسٹن نے کہا کہ ہندوستانی حکام نے اس بات کا اعتراف کیا کہ کچھ خلاف ورزیاں ضرور ہوئی ہیں لیکن حکومت ایسی خلاف ورزیوں کی پشت پر نہیں ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے، کرانسٹن کہتے ہیں، کہ ایسی خلاف ورزیاں کرنے والوں میں سے کسی کی باز پرس نہیں کی گئی نہ کسی کو سزا دی گئی۔

انہوں نے کہا کہ پاکستانیوں کو اس بات کی بھی فکر لاحق ہے کہ ان کے متعلق یہ غلط بیانی کی جاتی ہے کہ کشمیر میں تشدد کی کارروائیوں کے لئے پاکستان سے لوگ بھیجے جاتے ہیں۔ پاکستان اس الزام کو کسی طرح بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ہندوستان کی حکومت پاکستان پر الزام لگاتی ہے کہ وہ مزاحمت کرنے والوں کو تربیت دیتی ہے اور ہندوستانی نظام حکومت کو کمزور کرنے کے لئے اپنے آدمیوں کو وہاں بھیجتی ہے۔ پاکستان نے بار بار اس الزام کی تردید کی ہے۔ جب کرانسٹن اسلام آباد میں تھے تو انہوں نے پاکستانی حکومت کے حکام سے اس معاملے میں تفصیلی گفتگو کی۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ پاکستان اور امریکہ کے بہت اچھے تعلقات میں بہتری کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ پاکستان نے افغانستان کے مہاجرین کی دل کھول کر مدد کی ہے۔ اگر یہ مدد نہ کی جاتی تو مہاجرین اس طرح پاکستان میں نہیں رہ سکتے تھے۔ کرانسٹن نے کہا کہ میں محترمہ بے نظیر بھٹو وزیر اعظم پاکستان کے اس تبصرے سے خاص طور خوش ہوا کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان جنگ کشمیر کے مسئلے کو کسی طرح بھی سلجھا نہیں سکتی۔ انہوں نے سینیٹ کو بتایا کہ حقیقت یہ ہے کہ کشمیر کا مسئلہ گفت وشنید سے ہی حل کیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے پاکستان اور ہندوستان کے فارن سکرٹریوں کی ملاقات کو بھی سراہا اور کہا کہ وہ امید کرتے ہیں کہ دونوں مل بیٹھ کر حل تلاش کرنے کو کوشش کریں گے اور میٹنگ کے بعد اپنے اعلامیے میں اس بات کو واضح طور پر پیش کریں گے۔ ان کے خیال میں مسئلے کا حل گفت وشنید ہی کے ذریعے ہونا چاہیئے۔ کرانسٹن نے سینیٹ کو جو کچھ بتایا اس میں اس بات کا کہیں کوئی ذکر نہیں ملتا کہ وہ کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے سلسلے میں کوئی مدد کریں گے۔ اگرچہ امریکہ کے قانون ساز عام طور پر یہ کہتے رہتے ہیں کہ جہاں بھی انسانی حقوق کی پامالی ہوگی، حق خودارادیت سے انکار کیا جائے گا وہ حتی المقدور مدد کریں گے۔ اس کے برخلاف کرانسٹن نے بعد میں ایک پریس کانفرنس میں اس مسئلے کو بنیاد پرست اسلامی خیالات کے ساتھ جوڑ دیا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان بنیاد پرستوں کے خیالات کی وجہ سے مسئلہ زیادہ گھمبیر ہو گیا ہے۔ انہیں یہ بات ان لوگوں نے بتائی جو ان کے خیال میں مسئلے کے مختلف پہلوؤں سے خوب واقف ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے ایران کا بھی ذکر کیا کہ وہاں سے کشمیریوں کو اسلحہ مل رہا ہے اور مزاحمت کی تحریک کو جاری رکھنے کے لئے اہمیت بھی دی جا رہی ہے۔ سعودی عرب کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہاں سے خاصی بڑی رقوم ان لوگوں کو مل رہی ہیں۔ ان دونوں کا ذکر کر کے انہوں نے کہا کہ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اس جھگڑے کو طول دینے میں ان کا ہاتھ ہے۔ اگرچہ انہوں نے اس بات کو واضح طور پر بیان کیا کہ ان کے خیال میں پاکستان اور بھارت دونوں جنگ کے خلاف ہیں لیکن جنگ کا خطرہ بہرحال موجود ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جنگ کسی غلطی کی وجہ سے اچانک چھڑ جائے اور نکلیئر اسلحہ بھی اس جنگ میں دونوں طرف سے استعمال کیا جائے۔

پاکستان پر انہوں نے زور دیا کہ وہ فوری طور پر مزاحمتی لوگوں کی تربیت سے ہاتھ اٹھا لے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے ہندوستانی حکام پر یہ بات واضح کی کہ انہیں تین باتیں کرنی چاہئیں۔ کشمیریوں کے انسانی بنیادی حقوق کا اعتراف کرنا چاہیئے۔ اس علاقے کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ جو آزادی دی جا سکتی ہے وہ دینی چاہیئے اور یہ بات کرانسٹن کے خیال میں ہندوستان کے دستور میں شامل ہے۔

مفید باتیں

نیوز ویک ایک کثیر الاشاعت امریکی ہفت روزہ ہے۔ اس نے اپنے قارئین کو یہ مشورہ دیا ہے (اور ہمارے خیال میں قارئین کے ذریعے باقی سب لوگوں کو بھی کیونکہ اچھی بات چاہے کسی سے کہی جائے وہ ان تمام لوگوں تک پہنچائی جانی چاہیئے۔ جن کے لئے وہ مفید ہو) کہ زیادہ سے زیادہ کھلی چیزیں خریدنے کی کوشش کریں یعنی جو پیکٹوں میں بند ہیں ان کی جگہ کھلی چیزیں خریدیں اور اس کے علاوہ یہ مشورہ بھی دیا ہے کہ اگر پیکٹوں میں بند چیزیں ہی خریدنی پڑیں تو ایسے پیکٹ خریدیئے جنہیں آپ خالی ہونے کے بعد پھر استعمال کر سکتے ہیں اور یہ مشورہ اگرچہ لگے گا تو بہت عجیب سا لیکن آپ غور کریں گے تو نہایت مفید معلوم ہوگا۔ اور وہ مشورہ یہ ہے کہ جب آپ بازار سے سودا خریدنے جائیں تو اپنا پلاسٹک بیگ گھر سے اپنے ساتھ لے کر جائیں۔ بعض قاری اس بات سے حیران ہوں گے کہ یہ پلاسٹک بیگ تو بغیر کسی قیمت کے دکاندار مہیا کر دیتے ہیں پھر یہ تکلف کیسا کہ گھر سے پلاسٹک بیگ لے کر بازار جایا جائے۔ اگر اس بات کی گہرائی تک پہنچنا مقصود ہو تو آپ دیکھیں کہ کوڑا کرکٹ والی جگہوں پر آج کل سب سے زیادہ جو چیز نظر آئے گی وہ پلاسٹک کے بگ ہیں۔ سینکڑوں ہزاروں پلاسٹک کے بیگ ایک ایک کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر آپ کو مل جائیں گے اور سب سے زیادہ گند ڈالنے والی چیز وہی نظر آئے گی اِدھر سے اڑ کر اُدھر اور اُدھر سے اڑ کر اِدھر۔ اور گند پھیلا رہی ہے۔ یہ آئے کہاں سے؟ یہی وہ پلاسٹک بیگ ہیں۔ جو ہم ہر دفعہ جب سودا خریدنے جاتے ہیں تو دکاندار ہمیں مفت فراہم کر دیتا ہے۔ لیکن اگر آپ اپنا پلاسٹک بیگ لے کر جائیں تو ایک ہی پلاسٹک بیگ کافی عرصے تک استعمال ہوگا اور کوڑا کرکٹ والی جگہ پر اور چیزیں تو بے شک نظر آئیں آپ کو پلاسٹک بیگ کا گند نظر نہیں آئے گا۔

جہاں تک کاغذ کے استعمال کا تعلق ہے اخباروں والے تو یہ کہتے ہی ہیں کہ مسودہ ایک طرف لکھئے۔ لیکن ہر تحریر تو مسودے کے طور پر اخبارات کو نہیں بھیجی جاتی۔ ہم خط لکھتے ہیں، ہم اپنے گھر میں ریکارڈ رکھنے کے لئے بعض تحریریں لکھتے ہیں۔ نیوز ویک کا مشورہ ہے کہ آپ ورق کے دونوں طرف لکھیں۔ صرف ایک طرف لکھنے سے آپ کا دگنا کاغذ استعمال ہوگا۔ اور پھر جہاں تک لفافوں کا تعلق ہے لفافہ تو کوئی خوبصورتی کی چیز نہیں ہے جسے آپ نے کہیں سجانا ہو۔ وہ تو صرف آپ کا خط لے جانے والی چیز ہے۔ جنگ کے دنوں میں جن لوگوں نے سرکاری دفتروں میں کام کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ ایک ہی لفافہ بیسیوں دفعہ استعمال ہوتا تھا اگر اس سے زیادہ نہیں تو۔ اس پر ایک فلیپ لگا دیتے اور اس پر پتہ لکھا جاتا۔ اور پھر مکتوب الیہ کے پاس جب خط پہنچتا تو وہ فلیپ اتار دیتا اور لفافہ پھر استعمال کر لیتا اور اسی طرح بار بار ایک ہی لفافہ استعمال ہوتا تھا۔ نیوز ویک کا بھی یہی مشورہ ہے کہ آپ لفافوں کو اسی طرح استعمال کریں۔ بجائے اس کے کہ نیا لفافہ لیا اس میں خط ڈالا اور مکتوب الیہ کو بھیج دیا۔ مکتوب الیہ نے خط نکالا اور لفافہ ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا۔ اور اسی طرح ردی بڑھتی چلی گئی۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ آپ ایک لفافہ کو کئی دفعہ استعمال کریں۔ لفافے بھی کم استعمال ہوں اور ردی کی مقدار بھی نہ بڑھے۔ ہمارے ایک محترم بزرگ ایسا کرتے ہیں کہ جب انہیں خط ملتا ہے تو لفافے پر اپنے پتہ کی جگہ ایک گوند والا کاغذ چپکا دیتے ہیں اور اس پر اپنے مکتوب الیہ کا پتہ لکھ کر خط پوسٹ کر دیتے ہیں۔ صرف عادت بنانے والی بات ہے۔ عادت نہ ہو تو بات عجیب سی لگتی ہے اور عادت بن گئی ہو تو وہی بات یوں ہوتی چلی

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد منور صاحب

دو بزرگ معلمین کا ذکر خیر

گذشتہ دنوں صوبہ تنزانیہ (کینیا مشرقی افریقہ) کے دو خدام سلسلہ اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ میری ان سے طویل رفاقت تھی۔ اسلئے ان کی وفات کی خبر سے افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کی دینی خدمات قبول فرمائے اور ان کے درجات اپنے حضور بلند فرمائے۔

۱۹۴۸ء میں جب مجھے صوبہ تنزانیہ میں متعین کیا گیا۔ تو چند ماہ کے بعد ٹبورا سے سات تربیت یافتہ معلمین کا گروپ وہاں آپہنچا۔ انہیں اسی صوبہ سے انتخاب کر کے تربیت کے لئے بھجوایا گیا تھا۔ میں ان دنوں لوانڈا (LWANDA) میں مقیم تھا یہ قصبہ دو قبائل کے سنگھم پر واقعہ ہے ایک طرف لوؤ اور دوسری طرف لوئیہ قبیلہ تھا نووارد معلمین کا تعلق انہی دو قبائل سے تھا

ان آنے والوں میں سے ایک کا نام رشیدی حسن وڈینیا (R. H. WADENYA) تھا۔ نوجوان دراز قد۔ باہمت اور شیریں زبان تھے۔ بڑی محبت سے اللہ تعالیٰ کے دین کی باتیں لوگوں تک پہنچاتے تھے متین اور سنجیدہ فکر کے مالک تھے۔ غصہ نام کو نہ تھا اگر مخالف سختی بھی کرتا تو شائستگی کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور مضبوط دلائل پیش کر کے اسے قائل کر لیتے تھے۔

ایک دفعہ وہ دعوۃ الی اللہ کے لئے ممیاس (MUMIAS) چلے گئے۔ جب وہاں اشتہارات تقسیم کئے اور زبانی طور پر پیغام حق پہنچایا تو کچھ شر پسند انہیں پکڑ کر اپنے امام ۔۔۔۔ کے پاس لے گئے۔ اس نے ان کے متعلق رپورٹیں سن کر کہا کہ آپ واجب القتل ہیں۔ اگر آپ کے وہ شیخ پاکستانی جنہوں نے آپ کو بھجوایا ہے یہاں ہوتے تو ان سے یہی معاملہ کیا جاتا لیکن آپ چونکہ ہمارے افریقی بھائی ہیں اس لئے آپ کو معاف کرتے ہیں۔ برادرم معلّم رشیدی حسن صاحب نے ان کا شکریہ ادا کیا اور پھر بڑی جرأت سے امام ۔۔۔۔ سے کہا کہ اگر آپ واقعی اپنے دین کے پیرو ہوتے تو آپ مجھ سے وہی معاملہ کرتے جس کا آپ نے فتویٰ دیا ہے کیونکہ آپ کے دین کے احکام کا مدار رنگ و نسل کے امتیاز پر نہیں۔ اگر ہمارا جرم ایک جیسا ہے تو میں آپ کے سامنے موجود ہوں آپ سزا کا اجراء اور نفاذ مجھ پر کریں۔ امام ۔۔۔ صاحب نے کھسیانے ہو کر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ انہیں لے جا کر کہیں دور چھوڑ آؤ۔ معلم صاحب چلے گئے اور دور جا کر اپنا کام کرتے رہے۔

لوانڈا میں مجھے ایک ہی سال گذرا تھا کہ ایک پختہ عمر کے آدمی جو کیتھولک چرچ کی تعلیم حاصل کر رہے تھے جماعت کا تذکرہ سن کر میرے پاس آئے اور چند سوالات کا جواب پا کر جماعت میں شامل ہو گئے۔ ان کا سارا ماحول عیسائی تھا۔ اس لئے جماعت کے عقائد و اعمال سے بالکل بے خبر تھے۔ ان دنوں میں تمام معلمین کی ماہانہ میٹنگ کرایا کرتا تھا۔ ان کی رسید بکیں چیک کر کے چندہ وصول کرتا۔ درس دیتا۔ الفضل سے تازہ اخبار و ہدایات سے انہیں آگاہ کرتا اور ان کی رپورٹیں وصول کر کے ہدایات دیتا اور ماہانہ مشاہرے ادا کرتا تھا۔

ان نو مبایع دوست کو بھی ہر ماہ بلوا لیتا ان کا نام اسماعیل ہسینیے تھا۔ (I. HASENYE) ان سے میں نے کہا ہوا تھا کہ وہ دوسرے معلمین سے دو دن پہلے آیا کریں اور دو دن بعد جایا کریں۔ تاکہ علمی دینی تربیت حاصل کر سکیں برادرم اسماعیل صاحب اگرچہ پختہ عمر کے تھے۔ لیکن دین سیکھنے کا ان میں بے پناہ جذبہ تھا۔ وہ اپنی ذاتی زمین میں خانۂ خدا تعمیر کرنا چاہتے تھے۔ اور اپنے علاقہ میں جماعت کو مضبوط بنانا چاہتے تھے۔

میں جب دورے پر ان کے علاقے میں جاتا تو ہفتہ۔ عشرہ ان کے گھر ٹھہر کر بچوں اور عورتوں کو دینی اسباق دیتا اور مسائل سے آگاہ کرتا۔ ان کی زبان میں نے سیکھ لی تھی۔ اسلئے افہام و تفہیم میں کوئی مشکل پیش نہ آتی۔ وہ ہر دفعہ مجھے اپنے علاقہ کے چیف کی کونسل میں لے جاتے اور تقریر کرواتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دلی خواہش پوری فرمائی۔ خانۂ خدا کی تعمیر مکمل کرنے کی توفیق بخشی اور جماعت کو بھی وسعت بخشی بعد میں جماعتی سالانہ جلسے بھی ان کے علاقہ میں ہو گئے اور انہوں نے خاصی لمبی عمر پائی۔

ہر دو بزرگ بھائی جماعت سے اور خاکسار سے بہت محبت کرتے تھے اور ہر رنگ میں تعاون فرماتے تھے۔ بعد میں آنیوالے جماعتی امراء صاحبان سے بھی دلی محبت اور احترام سے پیش آتے رہے۔ دونوں کا تعلق لوؤ (LUO) قبیلہ سے تھا۔ لوؤ اور لوئیہ قبائل میں باہم رقابت ہے۔ لیکن احمدیت کی برکت سے وہ شیر و شکر ہوتے جا رہے ہیں۔ میرا پختہ یقین ہے کہ قبائلی۔ لسانی اور نسلی امتیازات کا علاج صرف اور صرف احمدیت کے پاس ہے اگر دین کو باقی تمام امور پر ترجیح دی جائے تو تمام مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

ایک بلند کردار معلّم کی یاد میں

پروفیسر محمود شمیم خالد

اس تلخ حقیقت سے کسی کو مفر نہیں کہ اس دنیائے فانی میں ہر ذی نفس نے اپنے سانس مکمل کر کے اگلی اور اُخروی دنیا کو سدھارنا ہوتا ہے۔ گذشتہ روز اخبار جنگ لاہور (۴ جون) میں ٹیچرز ویلفیئر ایسوسی ایشن ربوہ کی طرف سے اظہار تعزیت کی ایک خبر نظر سے گذری جس میں ایسوسی ایشن کے صدر پروفیسر مبارک احمد انصاری (سابق صدر شعبہ کیمیاء و وائس پرنسپل گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ) نے آل پاکستان کالج ٹیچرز ایسوسی ایشن کے صدر جناب پروفیسر عبدالحی نائیک صاحب کی وفات پر دلی دکھ کا اظہار کیا۔ اور پروفیسر صاحب کی تعلیمی کاز کے لئے کی گئی انتھک جدوجہد کو سراہا۔

پروفیسر عبدالحی نائیک، جو انجمن حمایت اسلام کے تعلیمی اداروں سے وابستہ رہے ایک باحوصلہ، جرأت مند، بلند نگاہ اور بلند عزائم کے حامل معلم تھے۔ تنظیمی صلاحیتوں سے بہرہ ور تھے اور اساتذہ کی تنظیم کے بانی ممبر اور صدر کی حیثیت سے کئی ایک تعمیری سرگرمیوں کے روح رواں تھے۔ تعلیمی اداروں میں کہیں بھی ظلم و زیادتی کی باتیں دیکھتے وہ مظلوم کی دادرسی کے لئے آگے بڑھتے اور زیادتی کرنے والے کا ہاتھ روکنے کی مقدور بھر کوشش کرتے۔ اور اپنے اس بلند کردار کے باعث وہ انتظامیہ کے عتاب کا نشانہ بھی بنتے لیکن یہ وقتی منفی کارروائیاں وہ بڑی ہمت اور حوصلہ سے برداشت کرتے تقریباً ایک عشرہ قبل اساتذہ کی اس تنظیم کے اس اجلاس میں ہمیں بھی شرکت کا موقع ملا۔ پروفیسر نائیک مختلف انجمنوں کی طرف سے اساتذہ کے ساتھ روا رکھی جانے والی باتوں کا ذکر کر رہے تھے۔ اور اس ضمن میں اپنی جدوجہد، اس کی تاریخ، اپنے مستقبل کے عزائم کا بڑے پر یقین انداز میں اظہار کیا۔ بلاشبہ نائیک صاحب کو اپنے مقصد جلیلہ میں بہت سی کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ اور کئی نئی کامیابیوں کے لئے وہ اب بھی جدوجہد جاری رکھے ہوئے تھے خصوصاً قومی تحویل میں لئے گئے اساتذہ کی سابقہ سروس کو کاؤنٹ کروا کے پنشن کا حق دلوانے میں گذشتہ دنوں وہ بہت سرگرم طریق پر مصروف عمل تھے کہ مالک حقیقی کی طرف سے بلاوا آگیا۔

مرنا تو ہر ایک نے ہے ہی لیکن وہ لوگ جو اپنی زندگی کو نیک، بلند، اعلیٰ و ارفع مقاصد کے لئے، بے غرض اور ذاتی مفاد سے بلند ہو کر بسر کرتے ہیں وہ یقیناً مرنے کے بعد بھی نہیں مرتے بلکہ وہ اپنی مثبت اور تعمیری کارکردگی اور نیک کاموں کے باعث مرنے کے بعد بھی نیک ذکر سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اسی اجلاس میں جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔ پروفیسر صاحب نے اساتذہ کی مختلف کیٹیگریز کی بجائے ایک ہی یونیفائیڈ سینیارٹی لسٹ کی ضرورت و اہمیت بیان کی اور کہا کہ جذبۂ قومیت کی تشکیل کے لئے قومی تعلیمی پالیسی کا قومی امنگوں سے ہم آہنگ ہونا بہت ضروری ہے اور اس کے لئے لازم ہے کہ قومی تعلیمی سروس کی بھی صرف ایک ہی کیٹیگری ہو یہ سب بہت صحت مند، قومی جذبہ سے سرشار بلند خیالات تھے اور اثر انگیز تھے لیکن اس دنیائے دوں میں یہ شاذ ہی ہوتا ہے کہ مثالی تصورات یا نظریات کو عملاً معروضی حالات بھی سازگار اور مثالی طور پر دستیاب ہوں۔ اس لئے کئی ایک تعلیمی شعبوں میں پروفیسر نائیک اپنی امنگوں کے مطابق کامیابی تو حاصل نہیں کر سکے لیکن جب بھی حالات سازگار ہوتے اور ان خیالات کو عملاً پذیرائی ہو گئی تو اس کا کریڈٹ یقیناً پروفیسر صاحب کو بھی دیا جائے گا۔ اسی اجلاس کے موقع پر راقم کو بھی اپنے خیالات کے اظہار کا موقع ملا اور آپ کی کوششوں اور کاوشوں پر انہیں خراج تحسین پیش کرنے کے ساتھ یہ عرض کرنا بھی ضروری سمجھا کہ مختلف تعلیمی انجمنوں کے اداروں کا تجزیہ معین رائے قائم کرنے میں مدد دیتا ہے اور وہاں جو ناگفتہ بہ حالات تھے وہ بدلنے

باقی صٹ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلگت

نصیر احمد چوہدری
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

آسمان سے باتیں کرتے ہوئے برف پوش پہاڑوں کے درمیان سطح سمندر سے تقریباً ۴۸۹۰ فٹ بلند راولپنڈی سے ۶۱۴ کلومیٹر دور شمال کی جانب شاہراہ قراقرم پر گلگت نام کا ایک شہر واقع ہے شہر کا زیادہ حصہ ہموار ہے۔ اسکے شمال میں دریائے گلگت شور مچاتا ہوا گزرتا ہے۔ جو شہر سے باہر نکل کر دریائے ہنزہ میں جا گرتا ہے۔

گلگت اور اس کے ارد گرد کا علاقہ خوبصورت قدرتی مناظر۔ لعل و جواہر سے بھرپور پہاڑوں۔ مسلسل بہنے والے ندی نالوں پر مشتمل ہے۔ مختلف قسم کے پھلدار درختوں مثلاً سیب، آڑو، بادام، انار انگور، اخروٹ اور چیری کی بہتات ہے آجکل چیری کے پکنے کا موسم ہے۔ بازار میں بڑے بڑے ٹوکروں میں کثرت سے پڑی ہوتی ہے۔ اور انتہائی ارزاں نرخوں پر دستیاب ہے۔

وادیٔ گلگت پاکستان کے شمالی علاقہ جات کا صدر مقام ہے۔ ایڈمنسٹریٹر صاحب شمالی علاقہ جات یہیں قیام فرماتے ہیں۔ قدرت نے اپنی تمام تر خوبصورتیوں اور رعنائیوں کو اس ۲۷۰۰۰ مربع میل کے علاقہ پر نچھاور کر دیا ہے۔ شمالی علاقہ جات کو انتظامی لحاظ سے پانچ اضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے جن کے نام یہ ہیں۔ گلگت، غذر، دیامر۔ بلتستان اور گانچھے غذر کا صدر مقام گاہکوچ ہے۔ دیامر کا چلاس، بلتستان کا سکردو اور گانچھے کا خپلو ہے۔ گلگت پاکستان کا واحد علاقہ ہے جہاں پر تین اہم ملکوں کی سرحدیں آپس میں ملتی ہیں۔ یعنی عوامی جمہوریہ چین۔ افغانستان اور بھارت۔ روس کی سرحد براہ راست تو پاکستان سے نہیں ملتی۔ لیکن اتنی قریب ہے کہ تورا کی TRIVOR PEAK سے دیکھا جائے تو افغانستان کے پاس سے اس کی سرحد نظر آتی ہے۔ شاہراہ قراقرم جس کو دنیا کا آٹھواں عجوبہ کہا جاتا ہے گلگت کے قریب سے ہی گزر کر چین جاتی ہے۔

دورانِ سال ساری دنیا سے یہاں پر سیاح مہم جو اور کوہ پیما کثرت سے آتے ہیں۔ خاص طور پر مئی سے لیکر ستمبر تک تو سیاحوں کی اس قدر بہتات ہوتی ہے کہ اس پر کسی یورپین علاقے کا گمان ہوتا ہے۔ دنیا کے بعض مشہور گلیشیئرز بتورا۔ ہسپر اور ڈیوسائی اور مشہور چوٹیاں یعنی راکاپوشی اور نانگا پربت اسی علاقے میں ہیں۔ جابجا قدرتی جھیلیں۔ جو صاف و شفاف اور یخ ٹھنڈے پانی سے لبریز ہوتی ہیں۔ قدرتی حسن میں مزید اضافے کا موجب بنتی ہیں۔

گلگت کا گرمیوں میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۳۷ غ اور کم از کم ۱۰ غ سنٹی گریڈ ہوتا ہے۔ گلگت میں ایک ڈگری کالج ایک زنانہ کالج بہت سے سکولز کے علاوہ خوبصورت ریسٹ ہاؤسز چھوٹے بڑے ہر معیار کے بیشمار ہوٹلز اور ایک خوبصورت ہوائی مستقر بھی ہے جو کہ سرسبز درختوں میں گھرا ہوا نہایت دلکش منظر پیش کرتا ہے۔ راجہ بازار صدر بازار، کشمیری بازار اور جماعت خانہ بازار یہاں کے مشہور بازار ہیں۔ چائنیز سٹور جا بجا موجود ہیں۔ جہاں پر چین سے درآمد شدہ مختلف اشیاء رکھی ہوئی ہیں۔

چنار باغ

دریائے گلگت کے ساتھ ساتھ ایک خوبصورت سیرگاہ چنار باغ کے نام سے موسوم ہے چنار باغ میں جنگِ آزادی میں شہید ہونے والوں کی ایک یادگار بنائی گئی ہے جس پر ان کے نام کندہ ہیں۔ جدید عمارتوں اور پھلدار درختوں کی وجہ سے اس باغ کے حسن میں اضافہ ہو گیا ہے۔ دریا کے نظارہ سے لطف اندوز ہونے والوں کے لئے ایک خوبصورت چبوترہ دریا کے کنارے بنایا گیا ہے۔ جس کے ساتھ دریا کا پانی تیزی سے چھلکتا ہوا گذرتا ہے دریا پر تین معلق پل ہیں جو شہر میں داخلے کے کام آتے ہیں۔ گلگت سے جنوب کی جانب بلندی پر ایک آبادی 'برمس' ہے صاف و شفاف پانی کا ایک بہت بڑا چشمہ نکلتا ہے۔ جو اہالیانِ شہر کی ہر قسم کی ضروریات کو پورا کرتا ہوا مختلف نالیوں کے ذریعہ شہر سے گذرتا دریا میں جا گرتا ہے۔ پانی کی وجہ سے یہاں بھی پھلدار درختوں کی کثرت ہے۔ یہاں سے سارا شہر آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے

کارگاہ نالہ

کارگاہ نالا بھی سیر کیلئے ایک خوبصورت جگہ ہے گلیشیئر کا پانی اس نالے سے آتا ہے۔ اس میں پانی اس قدر تیز ہوتا ہے کہ نظر نہیں ٹکتی۔ یہ بذاتِ خود ایک دریا معلوم ہوتا ہے۔ اس میں ٹراؤٹ مچھلی بھی ملتی ہے۔ شہر کے قریباً نصف حصے کی بجلی کی ضروریات بھی اس کے اوپر بنے ہوئے ہائیڈل پاور سٹیشن سے پوری کی جاتی ہیں۔ اس کا پانی کھیتی باڑی کے کام بھی آتا ہے۔ یہاں پر بدھ مت کے زمانے کا ایک مجسمہ بھی پہاڑ کے اوپر پتھر میں کندہ ہے۔

دینور

دریائے ہنزہ کے پار شاہراہ قراقرم کے کنارے پھلدار اور پھولدار درختوں میں گھری ایک بستی دینور نام کی ہے جو کہ گلگت سے تقریباً چھ سات کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہاں پر گلگت کا ریڈیو سٹیشن بھی قائم ہے۔ جس کے ذریعہ مقامی زبانوں میں مختلف پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔ پچاس منٹ کا ایک پروگرام اردو زبان میں بھی نشر کیا جاتا ہے۔ دینور میں ایک چائنیز قبرستان بھی ہے۔ یہاں پر ان چینی کاریگروں کی ایک یادگار اور قبریں ہیں جنہوں نے اپنی جان کی بازی لگا کر تاریخی شاہراہ قراقرم کے عظیم منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

ہنزہ

گلگت کے ذکر کے ساتھ ہنزہ کو چھوڑ دینا اس کے ساتھ ناانصافی کے مترادف ہے ہنزہ اس علاقے کی خوبصورت ترین وادی ہے۔ گلگت سے تقریباً ۱۰۵ کلومیٹر کے فاصلے پر چین جاتے ہوئے شاہراہِ قراقرم پر واقع ہے۔ لوگوں کے حسنِ صورت و سیرت اور اعلیٰ اخلاق، قدرت کے بے پناہ حسین و جمیل مناظر۔ سارا سال برف سے ڈھکی رہنے والی فلک بوس چوٹیاں، زود ہضم اور بلیک گولڈ (BLACK GOLD) سے بھرپور پانی (محققین کے نزدیک اس پانی کی وجہ سے یہاں کے لوگوں کی عمریں زیادہ ہوتی ہیں) سرخ و سفید سیب مزیدار انگور۔ آڑو اور چیری (CHERRY) ان ساری خصوصیات کی وجہ سے اس علاقے کو سوئٹزرلینڈ آف ایشیا (SWITZERLAND OF ASIA) بھی کہا جاتا ہے تقریباً ۹۹٪ لوگ اسمٰعیلیہ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ میر غضنفر خان صاحب اس سٹیٹ کے سربراہ ہیں جنہیں "میر آف ہنزہ" کہا جاتا ہے۔ آغا خان فاؤنڈیشن سارے علاقے میں بشمول گلگت مختلف ترقیاتی سکیموں پر ایک زرِ کثیر خرچ کر رہی ہے BALTIT بلتت ہنزہ سٹیٹ کا صدر مقام ہوا کرتا تھا۔ جس کا نام آجکل کریم آباد ہے۔ سطح سمندر سے تقریباً ۸۰۰۰ فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ مشہورِ زمانہ بلند ترین چوٹی "راکاپوشی" بھی ہنزہ کے علاقے میں ہی ہے۔ ہنزہ کے لوگ آرین نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور بعض لوگوں کے مطابق وہ سکندرِ اعظم کی نسل سے ہیں۔ صدیوں قبل یہاں بدھ مت کے پیروکار آباد تھے۔ آٹھویں صدی عیسوی میں یہاں اسلام کا نور پھیلا۔

سکردو

سطح سمندر سے تقریباً ۷۵۰۰ فٹ کی بلندی پر گلگت سے ۲۲۰ کلومیٹر کے فاصلے پر مشرق کی جانب سکردو ہے۔ راولپنڈی سے اگر براہ راست آنا ہو تو ہوائی راستے سے ممکن ہے جو کہ تقریباً پون گھنٹے کا ہے۔ سڑک کے راستے آپ گلگت سے ہو کر ہی سکردو جا سکتے ہیں براہ راست نہیں۔ کچورہ جھیل اور سدپارہ ڈیم دو خوبصورت جگہیں علاوہ دوسرے مقامات کے ہیں۔ جن میں خپلو کی وادی اور وادیٔ شگر شامل ہیں۔

محترم قارئین! اگر آپ ان علاقوں کی سیر کے خواہشمند ہوں اور کوہ قاف کے تصوراتی مناظر کو حقیقت میں دیکھنا چاہتے ہوں۔ دلفریب مناظر کو اپنی جسمانی آنکھ اور کیمرے کی آنکھ میں بند کرنا چاہتے ہوں۔ اور پنجاب کی شدید گرمی سے کچھ ایام کے لئے فرار چاہتے ہوں تو گلگت تشریف لائیے۔ آپ کے لئے دو راستے ہیں۔

۱۔ راولپنڈی سے ہوائی جہاز میں آئیں تو ایک گھنٹے میں یہاں پہنچ جائیں گے اور راستے میں نانگا پربت کی چوٹی سے بھی لطف اندوز ہو سکیں گے۔ ہوائی جہاز کی سیٹ ایک ڈیڑھ ماہ قبل بک کروانی پڑتی ہے۔ روزانہ P.I.A کی تین فوکر پروازیں گلگت آتی ہیں۔ لیکن شمالی علاقہ جات کی تمام پروازوں کا انحصار موسم صاف رہنے پر ہے۔ اگر آپ کی قسمت اچھی ہے تو جہاز گلگت ائیرپورٹ پر اتر جائے گا۔ نہیں تو اوپر اوپر سے ہی دوبارہ راولپنڈی جا اتارے گا۔ آجکل کرایہ صرف اڑھائی سو روپے ہے۔

۲۔ زمینی راستہ تاریخی شاہراہ قراقرم کا ہے۔ ویگن کا سفر ۱۵، ۱۶ گھنٹے کا ہے اور بس پر قریباً ۱۹، ۲۰ گھنٹے درکار ہوتے ہیں۔ بس کے ذریعہ راستے کے مناظر سے لطف اندوز ہوا جا سکتا ہے۔ بس کا کرایہ ۱۲۰/ روپے اور ویگن ۱۵۰/ روپے میں لاتی ہے۔ آپ تشریف لائیے۔ ہم سے رابطہ کیجئے۔ ہم آپ کی ہر قسم کی راہنمائی کو (اگر خدا نے چاہا تو) تیار ہوں گے۔ ہمارا پتہ ہے۔

بیت الاحمدیہ۔ جماعت خانہ بازار گلگت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

نوٹس داخلہ ۹۱-۱۹۹۰ء

یونیورسٹی کی درج ذیل کلاسوں میں داخلے کے لئے مقررہ فارموں پر درخواستیں مطلوب ہیں۔

ایم اے / ایم ایس سی (PREVIOUS)

۱- کیمیا ۲- شماریات ۳- طبعیات ۴- ریاضی
۵- جغرافیہ ۶- ایجوکیشن ۷- علوم اسلامیہ (بشمول تفسیر، حدیث وفقہ)
۸- عربی ۹- تاریخ و مطالعہ پاکستان ۱۰- فارسی ۱۱- معاشیات
۱۲- انگریزی ۱۳- لائبریری و انفارمیشن سائنس ۱۴- سیاسیات
۱۵- اردو و اقبالیات ۱۶- سرائیکی ۱۷- قانون (ایف۔ای۔ایل) صبح وشام کلاسز
۱۸- صحافت

۲- مقررہ درخواست فارم و قواعد داخلہ کتابچہ پوسٹ گریجویٹ سٹڈی پروگرام ۹۱-۱۹۹۰ء میں موجود ہیں جو کہ حبیب بنک لمیٹڈ کی مندرجہ ذیل برانچوں سے مبلغ -/۲۰ روپے کے عوض حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۱- مین برانچ صدر ڈیرہ غازی خاں ۲- ڈیوس روڈ برانچ لاہور
۳- سٹی صدر روڈ برانچ راولپنڈی ۴- کلاک ٹاور برانچ فیصل آباد
۵- غلہ منڈی برانچ صادق آباد ۶- سرکلر روڈ رحیم یار خان
۷- غلہ منڈی برانچ خان پور ۸- مین بازار برانچ حاصل پور
۹- غلہ منڈی برانچ چشتیاں ۱۰- تحصیل بازار برانچ بہاولنگر
۱۱- غلہ منڈی برانچ ہارون آباد ۱۲- کچہری روڈ برانچ احمد پور شرقیہ
۱۳- غلہ منڈی برانچ لیاقت پور ۱۴- اسلامیہ یونیورسٹی (اولڈ کیمپس) بہاولپور
۱۵- ۸- بی سی بغداد الجدید کیمپس بہاولپور ۱۶- مین برانچ فورٹ عباس
۱۷- مین برانچ منچن آباد

۳- سالِ اوّل (PREVIOUS) میں داخلہ لینے کے اہل اور خواہشمند امیدوار مقررہ فارموں پر ہر لحاظ سے مکمل درخواستیں ۸ ستمبر ۱۹۹۰ء تک متعلقہ صدر / شعبہ کو پہنچا دیں۔ مخصوص نشستوں کے لئے درخواستیں بھی متعلقہ محکمہ کے ذریعے ۸ ستمبر ۱۹۹۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والی اور نامکمل درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

۴- داخلہ فہرست میں نام آنے کی صورت میں متعلقہ امیدوار کو چالان فارم کے حصول کے وقت بذاتِ خود اصل اسناد مع شناختی کارڈ کی پڑتال کے لئے متعلقہ شعبہ کے سربراہ کے پاس حاضر ہونا ہوگا۔ بصورتِ دیگر اس کی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔

درج ذیل احمدی طلباء سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

۱- اسد عمران کمرہ نمبر ۱۰۸- علی ہال - اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور
۲- زاہد - کمرہ نمبر ۱۰۹- علی ہال - اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

سڑک پار کرتے وقت دونوں طرف دیکھ کر مکمل احتیاط کریں، پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف،

بچوں کے جذبات کا بھی ویسا ہی خیال رکھنا چاہیئے جیسے بڑوں کے جذبات کا، بلکہ اس سے بھی زیادہ،

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب درویش سابق ناظر مال و ناظر امور عامہ قادیان کی والدہ مختصر علالت کے بعد مورخہ ۲۵، اگست ۱۹۹۰ء کو بعمر ۹۰ سال ربوہ میں وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں اور محترم چوہدری فیض احمد صاحب سابق امیر پوہلہ مہاران کی اہلیہ اور محترم چوہدری مولا بخش صاحب نمبردار چک ۳۵ جنوبی سرگودھا دختر تھیں۔ محترم سعید احمد صاحب تقسیمِ ملک کے بعد سے خدمتِ سلسلہ کے لئے قادیان میں مقیم ہیں اور ان کی وفات پر بھی نہ پہنچ سکے۔ آپ اپنی اکلوتی بیٹی سعیدہ بیگم کے پاس دارالبرکات میں مقیم تھیں۔ بعد نماز مغرب بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے موقع پر بھی مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

○ مکرم میاں محمد رشید صاحب صراف پسر مکرم دین محمد صاحب سیکرٹری تحریکِ جدید جماعت احمدیہ بدوملہی۔ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ بقضائے الٰہی مورخہ ۲۶ جون ۱۹۹۰ء میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نمازِ مغرب کے بعد بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپ موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ بعد تدفین مکرم خواجہ رفیع الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ بدوملہی نے دعا کروائی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ وفات پانے والوں کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے۔

ولادت

○ مکرم سید نصیر احمد صاحب قاسم کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۹۰ء بروز جمعرات علی الصبح دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام سید فیصل نصیر بخاری رکھا ہے۔ نومولود مکرم سید محمد حسین شاہ سابق کارکن دارالقضاء حال احمد نگر کا پوتا اور مکرم قریشی محمد اسحاق شاہ آف بستی باوا صفرا ملتان شہر کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ مولا کریم اس بچے کو نیک، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم عبدالرحیم یونس صاحب کو گذشتہ کئی ماہ سے چکروں کی تکلیف ہے۔ چلنے پھرنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ پاؤں کے پچھلے حصّہ میں بھی کافی درد رہتا ہے۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تبدیلی سائیکل

ایک عدد پیکو سائیکل، رنگ سیاہ۔ آر ایم صاحب کی عدالت کے سامنے سے غلطی سے تبدیل ہو گئی ہے۔ براہ کرم مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ قائم کریں۔

ناصر محمود وقف جدید ربوہ

اعلان دارالقضاء۔ ربوہ

رانا منور احمد خان صاحب شاہد وغیرہ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم رانا نصر اللہ خان صاحب وفات پا چکے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان نمبر ۴/۱ محلہ باب الابواب ربوہ ان کے ورثاء کے نام منتقل کیا جائے۔ اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو ایک ماہ کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ہر گھر میں درس کا طریق

چاہیئے کہ ہر ناصر مطالعہ کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اپنی ایک مستقل عادت بنائے۔ بلکہ اپنے خاندان کے سربراہ کے طور پر دن میں ایک مرتبہ سب افرادِ خانہ کی موجودگی میں (مثلاً رات کے کھانے کے بعد) روحانی خزائن کی مقررہ کتاب کا درس دینے کا طریق رائج کریں۔ اور گھر میں موجود روحانی خزائن کی کتب کا باری باری درسی دور مکمل کریں۔

یہ طریق گھر کے تمام افراد کے علم و معرفت میں اضافے کا ذریعہ بنے گا۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۵۷۲:۔ میں زاہدہ وسیم زوجہ وسیم احمد ناصر صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۰۱/۸ پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۰،۳،۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۴ تولہ مالیتی/۴۲۰۰۰ اس وقت مجھے مبلغ /۴۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زاہدہ وسیم زوجہ وسیم احمد ناصر ۵۰۱/۸ پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱۔ وسیم احمد ناصر خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲، مقصود احمد پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد

مسل نمبر ۲۷۵۷۳:۔ میں ظل مریم زوجہ چوہدری غلام دستگیر صاحب قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۱۳/A گلبرگ کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۳،۳،۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر /۵۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۱۰ تولہ مالیتی /۳۰،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ ظل مریم زوجہ چوہدری غلام دستگیر صاحب ۱۳/A ۲ گلبرگ کالونی فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری غلام دستگیر خاوند موصیہ وصیت نمبر ۵۶۲۷۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حافظ محمد اکرم حفیظ مسل نمبر ۲۷۵۶۲۔

مسل نمبر ۲۷۵۷۴:۔ میں سرداراں بیگم زوجہ عبدالحی خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک گ ب/۱۰۹ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۰،۳،۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۴ تولہ ۹ ماشہ ۴ رتی مالیتی /۱۷۲۰۰ روپے (۲) حق مہر /۲۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سرداراں بیگم زوجہ عبدالحی صاحب چک نمبر ۱۰۹ گ ب ضلع فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱ عبدالمجید خان وصیت نمبر ۱۹۰۳۵ گواہ شد نمبر ۲ عبدالحی خان خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۵۷۵:۔ میں نصرت جہاں زوجہ قاضی بشیر الدین صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی، ساکن محلہ کیارہ صاحب ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۴،۱،۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ایک تولہ ۱۰ ماشہ مالیتی /۴۳۰۰ روپے (۲) حق مہر وصول شدہ ایک ہزار روپے (۳) سلائی مشین مالیتی /۴۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نصرت جہاں زوجہ قاضی بشیر الدین محلہ کیارہ صاحب ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر ۱ داؤد احمد شاکر سیکرٹری مال ننکانہ صاحب گواہ شد نمبر ۲۔ قاضی بشیر الدین خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۵۷۶:۔ میں چوہدری عبدالرحمن ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ج ب/300 گوجرہ حال چیمہ کالونی سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۰،۳،۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ /۲۶۱۵ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ چوہدری عبدالرحمن ۸۵ چیمہ کالونی کلیار ٹاؤن سرگودھا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری محمد اشرف وصیت نمبر ۲۶۲۷۱۔ گواہ شد نمبر ۲۔ شیخ خلیل احمد وصیت نمبر ۱۶۷۲۶۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

شقی ہوتے ہیں اور ان کا انجام بُرا ہوتا ہے اور بعض لوگ بظاہر بُرے معلوم ہوتے ہیں لیکن وہ آخر کار نیک ہوتے ہیں۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہے اور کبھی سُستی سے کام نہ لے۔ جس کو خدا تعالیٰ صداقت دیتا ہے وہ گمراہ نہیں ہوتا۔ بعض بڑے بڑے گندوں میں رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو بچا لیتا ہے۔ اور بعض بڑی بڑی عمدہ صحبتوں میں رہ کر بھی تباہ ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے انسان کو اللہ تعالیٰ کے حضور گرے رہنا چاہیئے۔ ہمارا مرنا اور جینا اللہ کے لئے ہو اور ہمارا سب کچھ اسی کے لئے ہو۔"

(الفضل ۱۵، اپریل ۱۹۱۴ء)

بقیہ: ص۴ سے آگے

چاہئیں اور نائیک صاحب اسی مقصد کیلئے سرگرمِ عمل ہیں۔ لیکن جہاں تک انجمن احمدیہ کے پنجاب اور سندھ کے تعلیمی اداروں کا تعلق ہے۔ وہ شرائط کار کے لحاظ سے ایسے ادارے تھے جو بطور مثال پیش کئے جاتے تھے۔ صدر انجمن وہ واحد انجمن تھی جس نے اپنے اساتذہ کو مختلف مراعات کے علاوہ پنشن کا حق بھی دے رکھا تھا۔ لہٰذا اساتذہ کی تنظیم کے اعلیٰ وارفع مقاصد پر صاد کرتے ہوئے یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ اگر کبھی حکومت نے کالجوں کو واپس (ڈی نیشنلائزڈ) کرنے کا فیصلہ کیا تو اس وقت ہم اپنا حق رائے دہی اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرنے کے حقدار سمجھے جائیں اور اس ضمن میں کوئی ابہام نہیں رہنا چاہیئے۔ مجھے آج بھی یاد ہے کہ راقم کی اس اختلافی رائے کو آپ نے خندہ پیشانی سے برداشت ہی نہیں کیا بلکہ صبر وتحمل سے سنا۔ یہ صبر وتحمل اور جذبۂ برداشت، مخالفانہ رائے کے اظہار کا بنیادی جمہوری حق ہی دراصل جمہوریت معاشرہ کی روح ہے۔ اور پروفیسر عبدالحی نائیک نے اسی جمہوری حق کے اظہار کی عملاً پاسداری کی۔ ان کے اس بلند کردار طرزِ عمل سے ان کی عزت اور قدر و منزلت راقم کے دل میں کئی گنا بڑھ گئی۔

؎ بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

جاتی ہے۔ جسطرح ہوتی ہی یوں چاہیئے۔ نیوز ویک نے تو کچھ اور ہدایات بھی دی ہیں ہم فی الحال انہیں باتوں پر اکتفا کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکاح کے معاملہ میں قولِ سدید سے کام لیا جائے

ارشاد سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو)

فرمایا

"نکاح میں بھی دینی طور پر ان باتوں کا لحاظ رکھا جاتا ہے کہ لڑکی ذات الدین ہو، لڑکے کے اخلاق خراب نہ ہوں۔ عرب میں تو گھوڑوں تک ذات کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ یورپ میں زراعت کے بارے میں احتیاط کرتے ہیں یہی حال انسانی نسل کا ہے۔ جس نکاح کی بنیاد صدق و سداد پر ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو مدنظر رکھا گیا ہو۔ ضرور ہے کہ اس پر نیک ثمرات مرتب ہوں۔ دیکھو حضرت ابراہیم کی شادی ہوئی اس نکاح کی بنیاد کسی ایسے نیک اصل پر تھی کہ اس سے نبی ہی نبی پیدا ہوتے چلے گئے۔ ایک طرف موسیٰ۔ ہارون۔ مسیح (علیہم السلام) تک۔ دوسری نسل میں اسماعیل علیہ السلام پھر آنحضرت ﷺ جیسا عظیم الشان ایک ہی نبی جو سارے نبیوں پر بھاری ہے۔ غور کرو پہلے ایک بیج تھا جس کا اثر آج تک چلا آتا ہے۔ پس جس نکاح کی بنیاد صدق و سداد پر ہوگی وہی خیر کثیر پھیلانے والا ہوگا۔"

(خطبہ فرمودہ ۲۷ مارچ ۱۹۱۵ء)

شعبہ رشتہ ناطہ۔ ربوہ

"قرآن کریم ایک تیز ہتھیار ہے لیکن اسکے استعمال کیلئے اعلیٰ درجہ کے ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کی تائیدات سے فیض یافتہ ہو" (ملفوظات جلد اول ص ۴۰۴)

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

AUTHORISED DEALERS OF NATIONAL MOTORS FOR GANUINE TOYOTA PARTS. LTD

47, TIBET CENTRE, M.A. JINNAH ROAD KARACHI. TELE: 724606-7-9

AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پُرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

۴۷، تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون ۷۲۴۶۰۶، ۷۲۴۶۰۷، ۷۲۴۶۰۹

خبریں

ملکی خبریں

○ کراچی میں بعض نامعلوم افراد کی اندھا دھند فائرنگ سے کم از کم ۲۳ افراد ہلاک اور ۳۹ سے زائد شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ فائرنگ خصوصی طور پر ایم کیو ایم کے مختلف سٹالوں کے قریب ہوئی جو ایم کیو ایم کے لیڈر الطاف حسین کے لندن سے واپسی پر استقبال کیلئے قائم کئے گئے تھے۔

○ وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ آئندہ چند دنوں میں وفاقی کابینہ میں توسیع کی جائے گی۔ اور مزید چند وزیر لئے جائیں گے وزیر اعظم نے کہا کہ میں اس بات پر معذرت خواہ ہوں کہ وزراء ایوان میں نہیں آتے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہماری کابینہ بہت چھوٹی ہے جسکی وجہ سے ہم پر کام کا زیادہ دباؤ ہے تاہم انہوں نے واضح کیا کہ نئے وزیر لینے کے باوجود ہم ماضی کی طرح بڑی کابینہ نہیں بنائیں گے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے کئی سینیٹروں نے دھمکی دی ہے کہ اگر جنرل (ریٹائرڈ) فضل حق کو آئی جے آئی سرحد کا سربراہ بنایا گیا تو وہ فیصلہ قبول نہیں کریں گے۔ سینیٹروں نے یہ بھی کہا ہے کہ قاضی عبداللطیف کو موجودہ منصب پر برقرار رکھا جائے

○ پیپلز پارٹی کی شریک چیئرپرسن اور معزول وزیر اعظم مسز بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ انتقامی کارروائی کے لئے احتساب کا بہانہ بنایا گیا ہے لیکن کوئی دھمکی کوئی احتساب، کوئی ٹریبونل ہمیں مرعوب نہیں کر سکتا۔ ہم کسی فردِ واحد کا فیصلہ تسلیم نہیں کریں گے۔ ہم پر لگائے گئے الزامات کا جواب ۲۴ اکتوبر کے انتخابات میں عوام دیں گے۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ عراق پر بھرپور اور تباہ کن حملہ کرنے والا ہے۔ امریکی محکمہ دفاع عراق کے خلاف ایک ایسے بڑے حملے کا ارادہ رکھتا ہے جسمیں طیاروں کی بمباری، بحری جہازوں کی گولہ باری اور زمینی افواج کا حملہ بھی شامل ہے۔ یہ حملہ اسوقت کیا جائے گا جب یہ فیصلہ کر لیا جائیگا کہ صدر بش کے ان مطالبات کو طاقت کے استعمال کے ذریعے عملی جامہ پہنایا جائے کہ عراق کے صدام حسین کویت کو خالی کر دیں اور تمام مغربی یرغمالیوں کو رہا کر دیں۔ اخبار ٹائمز آف انڈیا کے مطابق امریکی فوج کے تینوں بازوؤں کا کہنا ہے کہ اگر حملے کی نوبت آئی تو یہ انتہائی تباہ کن ہوگا۔ جس میں صدام حسین اور ان کے ساتھیوں سمیت سب کچھ آناً فاناً تباہ کر دیا جائے گا۔

○ عراق اور کویت سے نکلنے والے ہزاروں باشندوں کو سنبھالنے میں اردن کی مدد کے لئے بین الاقوامی امدادی کوششیں تیز تر کر دی گئی ہیں۔ یورپی برادری اور بین الاقوامی ریڈ کراس کی جانب سے ڈاکٹر ادویات، پانی کی ٹنکیاں صفائی کرنے کا سامان اور خیمے بھیجے جا رہے ہیں۔ اردن سے مصری باشندوں کو لے جانے کیلئے سعودی عرب چھ طیارے روانہ کر رہا ہے اور اس دوران یورپی برادری کے خرچ پر پروازوں کا سلسلہ جاری ہے

خوشخبری

ربوہ میں پہلا کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر

انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس

جلد افتتاح ہو رہا ہے

پتہ

ریلوے روڈ دارالرحمت شرقی الف نزد یوٹیلیٹی سٹور۔ ربوہ

پتہ